مناقب مولود کعبہؑ

شہنشاہ طنز و مزاح ریاست حسین رضوی شوقؔ بہرائچی مرحوم

سوئے کعبہ میں بہت اب جاگ جاؤ گاتے اپنی بے بسی کا راگ جاؤ
خیریت چاہو جو اپنی اے بتو! پاؤں سر پہ رکھ کے فوراً بھاگ جاؤ

جفائیں قلب پہ کفر و نفاق کی سہہ کے حدِ تحمل و عزّ و وقار میں رہ کے
حرم میں دوشِ پیمبرؐ پہ چڑھ کے حیدرؑ نے ہنکایا لات و ہبل کو کڑی کڑی کہہ کے

ہے اتنی ہیبت جنابِ بنتِ اسد کے لختِ دل و جگر کی ملائے اس شیرِ نر سے آنکھیں کہاں یہ ہمت کسی سور کی
یہ جنت اور میوہ ہائے جنت کا ذکر اب ہے فضول واعظ یہ منّ و سلویٰ کے دن نہیں ہیں یہ فصل ہے آلو اور مٹر کی
رہے تصور جو میرے مولیٰ علیؑ کی شیریں بیانیوں کا تو پھر ضرورت نہ شہد کی ہو نہ کوئی خواہش رہے شکر کی
نہ زاہد خشک سے علیؑ خوش نہ تو خدا کا رسولؐ راضی جگہ نہ پائی کوئی لور میں نہ سیٹ کوئی ملی اَپر کی
جناب واعظ کو جانفشانی کی داد دی یوں فرنگیوں نے کہ پیٹھ ٹھونکی ہے بارہا جیسے ابن مریمؑ نے اپنے خر کی
جو آمدِ بت شکن کی آ کر کسی خبردار نے خبر کی تو بندھ گئی گھگھی ڈر کے مارے حرم میں اصنام سیم بر کی
اِدھر جلالِ نبیؐ سے خطرہ اُدھر ہے اک بت شکن کی ہیبت پڑے ہیں چکّر میں لات و عزّیٰ بچائیں چوٹیں کِدھر کِدھر کی
یہ وہ ہیں دنیا میں رہ کے بھی جو فریب دنیا نہ کھا سکیں گے یہ رنگ ہر اک کا جانتے ہیں انھیں ہے پہچان ہر کلر کی
علیؑ جسے مل گئے جہاں میں خدا اُسے مل گیا جہاں میں جو سوئے کعبہ گئی ہیں راہیں وہی ہیں راہیں علیؑ کے گھر کی
خدا نے دامادِ مصطفی کو بنایا مختار کُل جہاں کا حدودِ امکاں جو اِن کے پائیں یہ تاب کیا ہے اوَر سِیر کی
قطار اونٹوں کی جس نے سائل کو دے دی اک روٹی مانگنے پر تو آ گیا لنچ کو پسینہ نگاہ شرما گئی ڈِنر کی
وہ شیرِ داور کی ایک ضربت سرِ بنِ ود پہ یوم خندق کہ جس کے آگے پھسڈی ٹھہری جہاں میں طاعت زمانے بھر کی

قطعہ

اعلم العلماء مولانا سبط حسین نقویؒ

جب دختِ رز کا تڑکے تڑکے پیام آیا رندوں نے کھولیں آنکھیں گردش میں جام آیا
رنگوائیں اب نمازی مے سے لباس تقویٰ ساقی خدا کے گھر میں بن کر امام آیا